مرکزی انتظام والا علاقہ، چندی گڑھ

بنام

کرشنا بھنڈاری

31 اکتوبر 1996

[ایس۔سی۔اگراوال اور جی۔ٹی۔ناناوتی، جسٹسز]

قانون ملازمت:

مرکزی انتظام والا علاقہ، چندی گڑھ ملازمان قواعد، :1966 قاعدہ 2 دوسری شق۔مساوی کام کے لئے مساوی تنخواہ ۔انسٹی ٹیوٹ آف تعلیمی ادارہ، مرکزی انتظام والا علاقہ میں سائنس سپروائزر۔ تنخواہ پر نظر ثانی کے نوٹیفکیشن سے پہلے ریاست میں ڈسٹرکٹ سائنس سپروائزر سے کم تنخواہ۔ تنخواہ اسکیل میں برابری۔منعقد : ڈسٹرکٹ سائنس سپروائزر کو اسی تنخواہ اسکیل کا حقدار نہیں ہے جیسا کہ قاعدہ 2 کے لئے دوسری شق کے طور پر دیا گیا تھا۔مساوی کام کے لئے مساوی تنخواہ۔اس مقصد کے لئے دو عہدوں کی برابری : ثابت کرنے کی ذمہ داری آجر پر نہیں بلکہ ملازم پر عائد ہوتی ہے۔

مساوی کام کے لئے مساوی تنخواہ۔اس مقصد کے لئے دو عہدوں کا مساوی ہونا : تعلیمی ادارہ، مرکزی زیر انتظام والا علاقہ میں سائنس سپروائزر کا عہدہ ریاست میں ڈسٹرکٹ سائنس سپروائزر کے عہدے کے مساوی نہیں ہے۔

مرکز کے زیر انتظام علاقے میں عارضی بنیادوں پر تعینات ہونے والے سائنس ماسٹر کی تقرری۔بعد میں سابقہ عہدے پر تصدیق اور ماسٹرز کے لئے درجہ بندی کی فہرست میں ان کا نام دکھایا گیا۔ایسے حالات میں، سائنس سپروائزر کے عہدے پر ان کی تقرری ٹھوس نہیں ہے۔لہذا، وہ سائنس ماسٹر سے زیادہ تنخواہ کا دعوی نہیں کر سکتے ہیں۔

مساوی کام کے لئے مساوی اجرت ۔اس اصول کا اطلاق :اس وقت لاگو نہیں ہوتا جب آرٹیکل 12 ۔آئین ہند، 1950 کے آرٹیکلز 12،14، 16اور 39 (ڈی) کے تحت ریاست کے طور پر کام کرنے والے دو مختلف اداروں کے کاموں کے درمیان امتیازی سلوک ہو۔

جواب دہندہ کو عارضی بنیادوں پر سائنس ماسٹر مقرر کیا گیا تھا۔اس وقت جواب دہندہ کے پاس B.Sc (III کلاس) اور بی ۔ایڈ۔کی قابلیت تھی۔ یونیسیف ایڈڈ سائنس ایجوکیشن پروگرام کے نفاذ کے سلسلے میں سائنس سپروائزر کی عارضی پوسٹ تشکیل دی گئی۔جواب دہندہ کو یونیسیف اسکیم کے تحت نو تشکیل شدہ عہدے کے خلاف مرکز کے زیر انتظام علاقے کے اسٹیٹ انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن میں سائنس سپروائزر کے طور پر تبادلہ کیا گیا تھا۔جواب دہندہ کو بعد میں سائنس ماسٹر کے عہدے پر تصدیق کی گئی۔

ریاست میں ڈسٹرکٹ سائنس سپروائزر کی تیسری کلاس کا عہدہ موجود تھا۔مذکورہ عہدے کی تنخواہ سائنس ماسٹر کے عہدے کے لئے مقرر کردہ تنخواہ سے زیادہ تھی۔سائنس سپروائزر کے عہدے پر تبادلے کے بعد سے مدعا علیہ سائنس ماسٹر کے عہدے کے لئے مقرر کردہ پے اسکیل کے مطابق تنخواہ لے رہا تھا، مدعا علیہ نے سینٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل کے سامنے ایک درخواست دائر کی جس میں ڈسٹرکٹ سائنس ماسٹر کے عہدے کے لئے مقرر کردہ تنخواہ کے اسکیل کا دعوی کیا گیا تھا۔

مدعا علیہ کا معاملہ یہ تھا کہ وہ وہی فرائض انجام دے رہا تھا جو ریاست میں ڈسٹرکٹ سائنس سپروائزر کے ذریعہ انجام دیا جاتا تھا اور ریاستی حکومت کے ملازمین کے پیمانے کو مرکز کے زیر انتظام علاقے کی انتظامیہ نے اپنایا تھا اور انتظامیہ کی طرف سے اسے نظر ثانی شدہ تنخواہ نہ دینے کا اقدام مکمل طور پر امتیازی تھا جیسا کہ ریاست میں ڈسٹرکٹ سائنس سپروائزر کو دیا گیا تھا۔

درخواست گزاروں کا معاملہ یہ تھا کہ انتظامیہ کے تحت ڈسٹرکٹ سائنس سپروائزر کا کوئی عہدہ نہیں تھا اور ریاست میں ڈسٹرکٹ سائنس سپروائزر کا عہدہ کلاس ٹو کا عہدہ تھا اور ریاست میں ڈسٹرکٹ سائنس سپروائزر کے عہدے کے لئے ضروری اہلیت M.Sc (سیکنڈ کلاس) تھی اور مذکورہ عہدے کے فرائض مرکز کے زیر انتظام علاقے میں سائنس سپروائزر کے عہدے کے فرائض سے مختلف تھے۔مزید برآں، جواب دہندہ دراصل

سائنس ماسٹر کے عہدے پر فائز تھا اور اسے سائنس ماسٹرز کی سنیارٹی لسٹ میں سیریل نمبر 114 پر رکھا گیا تھا اور اسے صرف اپنے پے اسکیل میں سائنس سپروائزر کے عہدے پر منتقل کیا گیا تھا۔

ٹربیونل نے اس بنیاد پر درخواست منظور کی کہ اپیل کنندگان نے یہ ثابت کرنے کے لئے کوئی اصول یا ہدایات پیش نہیں کیں کہ ڈسٹرکٹ سائنس سپروائزر کے عہدے کے لئے مقرر کردہ اہلیت M.Sc (سیکنڈ کلاس) تھی اور مدعا علیہ کو مساوی کام کے لئے مساوی تنخواہ دینے سے انکار کرنے کا کوئی جواز نہیں تھا۔ ناراض ہونے کی وجہ سے اپیل کنندگان نے موجودہ اپیل کو ترجیح دی۔

درخواست گزار کی جانب سے یہ دلیل دی گئی تھی کہ 'مساوی کام کے لیے مساوی تنخواہ' کے اصول کا اطلاق صرف اسی صورت میں کیا جا سکتا ہے جب ایک ہی آجر کے ماتحت دو مساوی عہدوں کی تنخواہوں میں امتیازی سلوک ہو اور مختلف آجروں کے ماتحت عہدوں کے معاملے میں مذکورہ اصول کا کوئی اطلاق نہ ہو۔

مدعا علیہ کی طرف سے یہ دلیل دی گئی کہ مدعا علیہ مرکزی زیر انتظام والا علاقہ آف چندی گڑھ ایمپلائز رولز، 1966 کے رول 2 کے تحت ریاست میں لاگو ہونے والے تنخواہ کے اسکیل کا حقدار ہے۔ اور یہ کہ جواب دہندہ کو سائنس سپروائزر کے عہدے کے لئے منتخب کیا گیا تھا اور، لہذا، اسے سائنس سپروائزر کے مذکورہ عہدے پر نمایاں طور پر مقرر کیا جانا چاہئے۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد : 1۔ چنڈی گڑھ ایمپلائز رولز 1966 کے رول 2 کی دوسری شرط مدعا علیہ کے معاملے پر لاگو نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ مرکز کے زیر انتظام علاقے کی انتظامیہ کے انتظامی کنٹرول کے تحت خدمات اور عہدوں پر مقرر کردہ افراد سے متعلق ہے، جو ریاستی حکومت کے متعلقہ زمرے کے ملازمین کے لئے قابل قبول شرحوں پر تنخواہ لے رہے ہیں۔ جواب دہندہ ایسا شخص نہیں تھا کیونکہ ریاستی حکومت کے ذریعہ جاری نوٹیفکیشن سے پہلے مرکز کے زیر انتظام علاقے میں سائنس سپروائزر کے عہدے پر ریاست کے ضلع سائنس سپروائزر کے برابر تنخواہ نہیں تھی۔ یہی وجہ تھی کہ مرکز کے زیر انتظام علاقے کی جانب سے جاری نوٹیفکیشن میں

ریاست میں ڈسٹرکٹ سائنس سپروائزر کے عہدے کے لئے پے اسکیل پر نظر ثانی کی بنیاد پر سائنس سپروائزر کے عہدے کے لئے پے اسکیل میں کوئی ترمیم نہیں کی گئی تھی۔لہٰذا مدعاعلیہ مرکزی زیر انتظام والا علاقہ چنڈی گڑھ ایمپلائز رولز 1966 کے رول 2 کی بنیاد پر ڈسٹرکٹ سائنس سپروائزرز کے برابر تنخواہ کا دعویٰ نہیں کرسکتا۔[277جی ایچ، 278اے،بی]

2.1۔ چونکہ مدعاعلیہ نے دعویٰ کیا ہے کہ ریاست میں ڈسٹرکٹ سائنس سپروائزر کا عہدہ مرکز کے زیر انتظام علاقے میں اس کے پاس موجود سائنس سپروائزر کے عہدے کے برابر ہے،اس لئے مدعاعلیہ کو ضروری مواد پیش کرنا تھا تاکہ یہ ظاہر کیا جاسکے کہ دونوں عہدوں کے لئے مقررہ قابلیت یکساں ہے۔انہوں نے اس سلسلے میں کوئی مواد پیش نہیں کیا ہے۔ٹریبونل نے اس بنیاد پر کارروائی کرنے میں غلطی کی کہ اپیل کنندگان کو یہ دکھانا تھا کہ ڈسٹرکٹ سائنس سپروائزر کے عہدے کے لئے مقرر کردہ اہلیت زیادہ ہے یعنی M.Sc (سیکنڈ کلاس) اور چونکہ اپیل کنندہ ایسا کوئی مواد پیش کرنے میں ناکام رہا ہے جس سے یہ ظاہر ہو کہ ڈسٹرکٹ سائنس سپروائزر کے عہدے کے لئے مقرر کردہ اہلیت M.Sc ہے۔ دونوں عہدوں کو مساوی عہدوں کے طور پر سمجھا جانا چاہیے۔[278سی-ای]

2.2. اگرچہ سائنس سپروائزر کا عہدہ،جس پر جواب دہندہ کام کر رہا ہے،نفاذ یا یونیسف ایڈڈ سائنس ایجوکیشن پروگرام کے سلسلے میں تشکیل دیا گیا تھا،لیکن مذکورہ عہدے کو ریاست میں ڈسٹرکٹ سائنس سپروائزر کے عہدے کے برابر نہیں سمجھا جاسکتا ہے۔ریاست میں ڈسٹرکٹ سائنس سپروائزر کا عہدہ پنجاب ایجوکیشنل سروسز(کلاسII) رولز کے تحت کلاس II کا عہدہ ہے۔[278سی،ڈی]

2.3. چونکہ سائنس سپروائزر کے عہدے پر مدعاعلیہ کی تقرری اس کی اپنی تنخواہ پر تبادلے کے ذریعے کی گئی تھی اس سے پتہ چلتا ہے کہ سائنس سپروائزر کا عہدہ جس پر جواب دہندہ کو مقرر کیا گیا تھا وہ سائنس ماسٹر کے عہدے سے اونچا نہیں تھا بلکہ اس کے مساوی عہدہ تھا۔لہٰذا مذکورہ عہدے پر تقرری کے لئے کوئی انتخاب کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔اس سلسلے میں مدعاعلیہ کا معاملہ اس حقیقت سے منفی ہے کہ سائنس سپروائزر کی حیثیت سے تقرری کے بعد بھی مدعاعلیہ کو سائنس ماسٹر کے زمرے میں رکھا گیا اور مذکورہ عہدے پر اس کی تصدیق کی گئی اور اس کا نام ماسٹرز کی درج بندی فہرست میں دکھایا گیا۔لہٰذا یہ نہیں کہا جاسکتا کہ سائنس

سپروائزر کے طور پر کام کرتے ہوئے جواب دہندہ بنیادی طور پر سائنس ماسٹر کے عہدے پر فائز ہے۔اور وہ سائنس ماسٹر سے زیادہ تنخواہ کا دعویٰ نہیں کرسکتا جو اسے دی جارہی ہے۔[279 ڈی-ایف]

مساوی کام کے لئے مساوی تنخواہ کا اصول آئین ہند کے آرٹیکل 14 اور 16 کے تحت ضمانت شدہ روزگار کے معاملے میں مساوات کے اصول کا ایک پہلو ہے۔ برابری کے حق کا دعویٰ صرف اسی صورت میں کیا جاسکتا ہے جب ریاست کی طرف سے دو افراد کے درمیان امتیازی سلوک کیا جائے جو اسی طرح کے ہیں۔مذکورہ اصول کو ان معاملوں میں استعمال نہیں کیا جاسکتا جہاں آئین کے آرٹیکل 12 کے تحت ریاست کے طور پر کام کرنے والے دو مختلف اتھارٹیوں کے کاموں کے درمیان امتیازی سلوک دکھایا جانا چاہیئے۔ [276ای ایف]

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : دیوانی اپیل نمبر 3976 آف 1996۔

1987 کے او۔اے۔نمبر 490 میں سینٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل چندی گڑھ کے 17.8.94 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے کے مادھو ریڈی اور محترمہ کامنی جیسوال۔

جگدیش سنگھ کھیہر اور اشوک کے۔مہاجن نے جواب دہندہ کو بتایا۔

عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا۔

جسٹس ایس۔سی۔اگراوال،۔خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل سینٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، چندی گڑھ بینچ (جسے بعد میں 'ٹریبونل' کہا جاتا ہے) کے 17 اگست 1994ء کے او۔اے۔نمبر 490/ سی ایچ/ 1987 میں مدعا علیہ کی جانب سے دائر کیے گئے فیصلے کے خلاف دائر کی گئی ہے۔مذکورہ فیصلے میں ٹریبونل نے 'مساوی کام کے لیے مساوی تنخواہ' کے اصول کا استعمال کرتے ہوئے کہا ہے کہ مدعا علیہ، جو مرکز

کے زیر انتظام علاقے چندی گڑھ میں سائنس سپروائزر کے طور پر کام کر رہے ہیں، وہ ریاست پنجاب میں ڈسٹرکٹ سائنس سپروائزر کے عہدے کے لئے 1700-1200 روپے کے اسکیل پر رکھنے کے حقدار ہیں۔

مدعاعلیہ کو 21 اگست 1973 کے حکم کے ذریعہ عارضی بنیادوں پر سائنس ماسٹر کے طور پر مقرر کیا گیا تھا۔ اس وقت جواب دہندہ کے پاس B.Sc (تیسری کلاس) اور بی ایڈ کی قابلیت تھی، یونیسیف ایڈڈ سائنس ایجوکیشن پروگرام کے نفاذ کے سلسلے میں یکم ستمبر 1973 کو 500-200 روپے کے اسکیل پر سائنس سپروائزر کا ایک عارضی عہدہ تشکیل دیا گیا تھا۔ 29 نومبر 1973 کے حکم کے ذریعے جواب دہندہ کو اسٹیٹ انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن میں ان کے اپنے پے اسکیل میں سائنس سپروائزر کے طور پر ٹرانسفر کر دیا گیا تھا۔ چندی گڑھ انتظامیہ یونیسیف اسکیم کے تحت نو تشکیل شدہ عہدے کے خلاف ہے۔ جواب دہندہ سائنس سپروائزر کے مذکورہ عہدے پر برقرار ہے، دریں اثناء 6 اکتوبر 1976 کے حکم کے ذریعے 31 جولائی 1975 سے 500-220 روپے کے اسکیل پر سائنس ماسٹر کے عہدے پر ان کی تقرری کی گئی۔ 1980 میں سائنس ماسٹر کے عہدے کے لئے تنخواہ کو 500-220 روپے سے بڑھا کر 1200-620 روپے کر دیا گیا تھا جس کا اطلاق یکم جنوری 1978 سے ہوگا۔ اس کے بعد مذکورہ پے اسکیل کو یکم جولائی 1986 سے 2925-1640 روپے کر دیا گیا ہے۔

ریاست پنجاب میں ڈسٹرکٹ سائنس سپروائزر کی کلکلاس II کا عہدہ موجود ہے، ابتدائی طور پر مذکورہ عہدہ 700- 1100 روپے کے پے اسکیل میں تھا۔ 2 فروری 1980 کے نوٹیفکیشن کے ذریعہ مذکورہ عہدے کی تنخواہ میں ترمیم کر کے 1700-1200 روپے کر دیا گیا تھا جس کا اطلاق یکم جولائی 1976 سے ہوگا۔ اس کے بعد یکم جولائی 1986ء سے مذکورہ پے اسکیل پر نظر ثانی کر کے 4000-2400 روپے کر دی گئی ہے۔

29 نومبر 1973 کو سائنس سپروائزر کے عہدے پر ان کے تبادلے کے بعد سے مدعاعلیہ سائنس ماسٹر کے عہدے کے لئے مقرر کردہ پے اسکیل کے مطابق تنخواہ وصول کر رہے ہیں۔ 1987ء میں مدعاعلیہ نے او۔اے نمبر 490/CH/1987 دائر کر کے ٹریبونل کا رخ کیا، جس میں انہوں نے سائنس سپروائزر کی حیثیت سے تقرری کی تاریخ سے 1100-700 روپے اور حکومت پنجاب کی جانب سے مذکورہ پے اسکیل پر نظر ثانی کی تاریخ سے 1700-1200 روپے کے اسکیل میں تنخواہ کا دعویٰ کیا۔ مدعاعلیہ کا معاملہ یہ تھا کہ وہ

وہی فرائض انجام دے رہا ہے جو ریاست پنجاب میں ڈسٹرکٹ سائنس سپروائزر انجام دیتا ہے اور وقتاً فوقتاً نظر ثانی شدہ پنجاب کے سرکاری ملازمین کے پیمانے کو مرکز کے زیر انتظام علاقہ چنڈی گڑھ کی انتظامیہ نے اپنایا ہے اور چنڈی گڑھ انتظامیہ کی کارروائی ہے کہ اسے نظر ثانی شدہ تنخواہ نہیں دی گئی جیسا کہ ضلع کو دیا جاتا ہے۔ ریاست پنجاب میں سائنس سپروائزرز مکمل طور پر امتیازی سلوک کرتے ہیں۔ مدعا علیہ کی جانب سے دائر درخواست کو درخواست گزاروں نے اس بنیاد پر چیلنج کیا تھا کہ چنڈی گڑھ انتظامیہ کے تحت ڈسٹرکٹ سائنس سپروائزر کا کوئی عہدہ نہیں ہے اور ریاست پنجاب میں ڈسٹرکٹ سائنس سپروائزر کا عہدہ دوسری کلاس کا عہدہ ہے اور ریاست پنجاب میں ڈسٹرکٹ سائنس سپروائزر کے عہدے کے لئے ضروری اہلیت M.Sc ہے۔ مذکورہ عہدے کی ذمہ داریاں مرکز کے زیر انتظام علاقہ چنڈی گڑھ میں سائنس سپروائزر کے عہدے کے فرائض سے مختلف ہیں کیونکہ پنجاب میں ڈسٹرکٹ سائنس سپروائزر مڈل اسکولوں کے ساتھ ساتھ ہائی اور سینئر سیکنڈری اسکولوں میں سائنس لیبارٹریوں کی جانچ پڑتال کے فرائض انجام دیتے ہیں جبکہ مرکز کے زیر انتظام علاقہ چنڈی گڑھ میں سائنس سپروائزر کو صرف پرائمری اسکولوں میں لیبارٹری کے کام کی جانچ پڑتال کا کام انجام دینا ہوتا ہے۔ یہ پوسٹ صرف تیسری کلاس کی پوسٹ ہے۔ یہ بھی کہا گیا تھا کہ جواب دہندہ دراصل سائنس ماسٹر کے عہدے پر فائز ہے اور اسے سائنس ماسٹرز کی سنیارٹی لسٹ میں سیریل نمبر 114 پر رکھا گیا ہے اور اسے صرف اپنے پے اسکیل میں سائنس سپروائزر کے عہدے پر منتقل کیا گیا تھا۔

ٹریبونل نے کہا ہے کہ مدعا علیہ کو باقاعدہ طور پر تشکیل دی گئی سلیکشن کمیٹی کے ذریعہ انٹرویو کے بعد سائنس سپروائزر کے طور پر مقرر کیا گیا تھا اور حقیقت یہ ہے کہ اسے اپنی تنخواہ کے اسکیل پر کام کرنے کے لئے کہا گیا تھا، یہ کہنے کے لئے کافی نہیں ہوگا کہ جواب دہندہ سائنس ماسٹر کے کیڈر پر بوجھ برداشت کرتا رہے گا۔ ٹریبونل نے مشاہدہ کیا ہے کہ ریاست پنجاب اور مرکز کے زیر انتظام علاقہ چنڈی گڑھ دونوں میں سائنس سپروائزرز کی تقرری یونیسیف اور این سی ای آر ٹی کے ذریعہ مشترکہ طور پر تیار اور نافذ کی گئی ایک اسکیم کے تحت کی گئی ہے اور این سی ای آر ٹی کے مرکزی کوآرڈینیٹر کی جانب سے مرکز کے زیر انتظام علاقہ، چنڈی گڑھ حکومت کے تعلیم سکریٹری کو لکھے گئے متعدد خطوط میں کہا گیا ہے۔ سائنس سپروائزر کے عہدے کو ڈسٹرکٹ سائنس سپروائزر کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ ٹریبونل نے یہ بھی کہا ہے کہ چونکہ مرکز کے زیر انتظام علاقہ چنڈی گڑھ میں کوئی علیحدہ ضلع نہیں ہے، لہذا سائنس سپروائزر کے عہدے کو ڈسٹرکٹ سائنس سپروائزر کے طور پر بیان نہیں کیا گیا ہے۔ ریاست پنجاب میں ڈسٹرکٹ سائنس سپروائزر کے عہدے کے لئے اہلیت مرکز کے زیر انتظام علاقہ چنڈی گڑھ میں سائنس

سپروائزر کے عہدے کے لئے درکار اہلیت سے مختلف ہونے کے بارے میں ٹریبونل نے کہا ہے کہ اپیل کنندگان کی طرف سے کوئی دستاویز ریکارڈ پر نہیں رکھا گیا تھا جو اس خیال کی تائید کر سکے کہ ریاست پنجاب میں ڈسٹرکٹ سائنس سپروائزرز کو M.Sc (سیکنڈ کلاس) کی بنیادی اہلیت رکھنے کی ضرورت ہے۔فزکس یا کیمسٹری یا بوٹنی یا زولوجی میں ان کی تقرری سے پہلے اور؛ ایسے کسی اصول یا ہدایات کی عدم موجودگی میں، مدعا علیہ کو مساوی کام کے لئے مساوی تنخواہ سے انکار کرنے کا کوئی جواز نہیں ہو سکتا ہے۔

درخواست گزاروں کی طرف سے پیش ہوئے سینئر وکیل جناب کے مادھوا ریڈی نے کہا ہے کہ ٹریبونل نے موجودہ معاملے کے حقائق میں 'مساوی کام کے لئے مساوی تنخواہ' کے اصول کو لاگو کرنے میں غلطی کی ہے، یہ زور دیا گیا ہے کہ ریاست پنجاب میں ڈسٹرکٹ سائنس سپروائزر کا عہدہ مدعا علیہ کے پاس موجود سائنس سپروائزر کے عہدے سے موازنہ نہیں کیا جا سکتا ہے کیونکہ مدعا علیہ کیڈر میں تھا۔سائنس ماسٹر جو تیسری کلاس کا عہدہ ہے جبکہ ریاست پنجاب میں ڈسٹرکٹ سائنس سپروائزر کا عہدہ دوسری کلاس کا عہدہ ہے۔اس بات پر بھی زور دیا گیا ہے کہ 'مساوی کام کے لئے مساوی تنخواہ' کے اصول کا اطلاق صرف ان صورتوں میں کیا جا سکتا ہے جہاں ایک ہی آجر کے ماتحت دو مساوی عہدوں کے سلسلے میں تنخواہ کے اسکیل کے تعین کے معاملے میں امتیازی سلوک کیا جاتا ہے، اور یہ کہ مذکورہ اصول مختلف آجروں کے تحت عہدوں کے درمیان تنخواہ میں برابری کا دعوی کرنے کے لئے لاگو نہیں ہو سکتا ہے۔

ہمیں جناب ریڈی کی مذکورہ درخواستوں میں کافی طاقت ملتی ہے۔'مساوی کام کے لئے مساوی تنخواہ' کا اصول ہندوستان کے آئین کے آرٹیکل 14 اور 16 کے تحت ضمانت شدہ روزگار کے معاملے میں مساوات کے اصول کا ایک پہلو ہے۔برابری کے حق کا دعویٰ صرف اسی صورت میں کیا جا سکتا ہے جب ریاست کی طرف سے دو افراد کے درمیان امتیازی سلوک کیا جائے جو اسی طرح کے ہیں۔مذکورہ اصول کو ان معاملوں میں استعمال نہیں کیا جا سکتا جہاں آئین کے آرٹیکل 12 کے تحت ریاست کے طور پر کام کرنے والے دو مختلف اتھارٹیوں کے کاموں کے درمیان امتیازی سلوک دکھایا جانا چاہئے۔مدعا علیہ کی طرف سے پیش ہوئے سینئر وکیل جناب جگدیش سنگھ کھیہر اس تجویز سے اختلاف نہیں کرتے ہیں۔حالانکہ، انہوں نے کہا ہے کہ چونکہ مرکز کے زیر انتظام علاقہ چندی گڑھ نے وہی تنخواہ یں اختیار کی ہیں جو ریاست پنجاب میں لاگو ہوتی ہیں، اس لیے مدعا علیہ اسی تنخواہ کا دعویٰ کرنے میں حق بجانب ہے جو ریاست پنجاب میں ڈسٹرکٹ سائنس سپروائزرز کو دیا

جاتا ہے۔ اس تناظر میں فاضل وکیل نے ہماری توجہ مرکزی زیر انتظام والا علاقہ آف چنڈی گڑھ ایمپلائز رولز 1966 کے رول 2 کی شقوں کی طرف مبذول کرائی ہے جس میں درج ذیل باتیں درج ہیں:

" قاعدہ 2۔ سینٹرل سول سروسز اور مخصوص انتظامیہ کے انتظامی کنٹرول کے تحت عہدوں پر تعینات افراد کی سروس کی شرط۔

چنڈی گڑھ کے مرکزی زیر انتظام والا علاقہ کے تحت مرکزی ملازمتوں اور پوسٹوں درجہ I، درجہ II، درجہ III اور درجہ IV پر تعینات افراد کی خدمات کی شرائط، صدر کی طرف سے بنائے گئے کسی دوسرے پروویژن کے تابع ہوں گی، ان شرائط کی طرح ہوں گی۔ دیگر متعلقہ مرکزی سول سروسز اور عہدوں پر تعینات افراد کی خدمات انہی قواعد وضوابط کے تحت چلائی جائیں گی جو کہ اس وقت کے لوگوں کے بعد کے زمرے پر لاگو ہوتے ہیں۔
بشرطیکہ ایسے ملازمین کو دیے جانے والے تنخواہ اور مہنگائی اور دیگر مراعات کے پیمانے، جب تک اس سلسلے میں کوئی دوسری فراہمی نہیں کی جاتی، ان قواعد کے آغاز سے فوراً پہلے نافذ العمل احکامات کے تحت چلتی رہیں گی۔

بشرطیکہ ناظم چنڈی گڑھ کے انتظامی کنٹرول کے تحت خدمات اور عہدوں پر تعینات افراد کے معاملے میں اگر وہ حکومت پنجاب کے ملازمین کے متعلقہ زمروں کے لئے قابل قبول نرخوں پر تنخواہ حاصل کر رہے ہیں تو ناظم کے لئے یہ مجاز ہوگا کہ وہ وقتاً فوقتاً ان کی تنخواہوں کے اسکیل پر نظر ثانی کرے تاکہ انہیں تنخواہ کے اسکیل کے برابر لایا جاسکے جو حکومت کی طرف سے منظور کی جاسکتی ہے۔ حکومت پنجاب وقتاً فوقتاً متعلقہ زمرے کے ملازمین کے لئے کام کرتی ہے۔

درخواست کی جاتی ہے کہ چونکہ ریاست پنجاب میں 22 فروری 1980 کے نوٹیفکیشن کے ذریعہ تنخواہ اسکیل پر نظر ثانی کی گئی ہے اور اسی طرح کی نظر ثانی 16 مئی 1980 کے نوٹیفکیشن کے ذریعہ مرکز کے زیر انتظام علاقہ، چنڈی گڑھ میں کی گئی ہے، لہذا مدعاعلیہ ڈسٹرکٹ سائنس سپروائزر کے عہدے کے لئے نظر ثانی شدہ تنخواہ اسکیل کا حقدار ہے۔ ہمیں اس بحث میں کوئی صداقت نظر نہیں آتی۔ مذکورہ بالا قاعدہ 2 کو موجودہ

معاملے میں لاگو نہیں کیا جاسکتا ہے۔ نہ ہی قاعدہ 2 کے بنیادی حصے اور نہ ہی پہلی شرط میں مدعاعلیہ کے معاملے پر کوئی اطلاق ہے۔ دوسری شق کا اطلاق اس لیے بھی نہیں ہوسکتا کیونکہ یہ چندی گڑھ کے ایڈمنسٹریٹر کے انتظامی کنٹرول کے تحت خدمات اور عہدوں پر تعینات افراد سے متعلق ہے، جو حکومت پنجاب کے ملازمین کے متعلقہ زمروں کے لیے قابل قبول نرخوں پر تنخواہ لے رہے ہیں۔ مدعاعلیہ ایسا شخص نہیں تھا کیونکہ حکومت پنجاب کی جانب سے 22 فروری 1980 کو جاری کردہ نوٹیفکیشن سے پہلے مرکز کے زیر انتظام علاقے چندی گڑھ میں سائنس سپروائزر کے عہدے پر ریاست پنجاب کے ڈسٹرکٹ سائنس سپروائزرز کے برابر تنخواہ نہیں تھی۔ یہی وجہ ہے کہ 16 مئی 1980 کو مرکز کے زیر انتظام علاقہ چندی گڑھ کی جانب سے جاری کردہ نوٹیفکیشن میں ریاست پنجاب میں ڈسٹرکٹ سائنس سپروائزر کے عہدے کے لئے پے اسکیل پر نظر ثانی کی بنیاد پر سائنس سپروائزر کے عہدے کے لئے تنخواہ اسکیل پر کوئی نظر ثانی نہیں کی گئی تھی۔ لہٰذا مدعاعلیہ مرکزی زیر انتظام والا علاقہ چندی گڑھ ایمپلائز رولز 1966 کے رول 2 کی بنیاد پر ڈسٹرکٹ سائنس سپروائزرز کے برابر تنخواہ کا دعویٰ نہیں کرسکتا۔

اگرچہ سائنس سپروائزر کا عہدہ، جس پر جواب دہندہ کام کر رہا ہے، یونیسیف ایڈڈ سائنس ایجوکیشن پروگرام کے نفاذ کے سلسلے میں تشکیل دیا گیا تھا، لیکن مذکورہ عہدے کو ریاست پنجاب میں ڈسٹرکٹ سائنس سپروائزر کے عہدے کے برابر نہیں سمجھا جاسکتا ہے۔ ریاست پنجاب میں ڈسٹرکٹ سائنس سپروائزر کا عہدہ پنجاب ایجوکیشن سروسز (کلاس II) رولز کے تحت کلاس II کا عہدہ ہے۔ چونکہ مدعاعلیہ نے دعویٰ کیا ہے کہ ریاست پنجاب میں ڈسٹرکٹ سائنس سپروائزر کا عہدہ مرکز کے زیر انتظام علاقہ چندی گڑھ میں اس کے پاس موجود سائنس سپروائزر کے عہدے کے برابر ہے، اس لئے مدعاعلیہ کو ضروری مواد پیش کرنا تھا تاکہ یہ ظاہر ہو سکے کہ دونوں عہدوں کے لئے مقرر کردہ اہلیت اس کی طرف سے یکساں ہے۔ انہوں نے اس سلسلے میں کوئی مواد پیش نہیں کیا ہے۔ ٹریبونل نے اس بنیاد پر کارروائی کرنے میں غلطی کی کہ اپیل کنندگان کو یہ دکھانا تھا کہ ڈسٹرکٹ سائنس سپروائزر کے عہدے کے لئے مقرر کردہ اہلیت زیادہ ہے یعنی M.Sc (سیکنڈ کلاس) اور چونکہ اپیل کنندہ ایسا کوئی مواد پیش کرنے میں ناکام رہا ہے جس سے یہ ظاہر ہو کہ ڈسٹرکٹ سائنس سپروائزر کے عہدے کے لئے مقرر کردہ اہلیت M.Sc ہے۔ دونوں عہدوں کو مساوی عہدوں کے طور پر سمجھا جانا چاہئے۔

جہاں تک مدعاعلیہ کا تعلق ہے، ریکارڈ سے یہ بات پوری طرح ثابت ہے کہ وہ 29 نومبر 1973 کو عارضی بنیادوں پر سائنس ماسٹر کے عہدے پر فائز تھے، جب ان کا تبادلہ سائنس سپروائزر کے عہدے پر کیا گیا تھا اور تبادلے کے حکم میں واضح طور پر ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنی تنخواہ وں میں کام جاری رکھیں گے، یعنی سائنس ماسٹر کا پیمانہ۔ سائنس سپروائزر کے عہدے پر تقرری کے بعد، جواب دہندہ سائنس ماسٹر کے کیڈر میں برقرار رہا اور اسے 6 اکتوبر، 1976 کے حکم کے ذریعہ 31 جولائی، 1975 سے سائنس ماسٹر کے عہدے پر تعینات کیا گیا۔ محکمہ تعلیم، چنڈی گڑھ انتظامیہ کی جانب سے یکم جنوری 1986 کو بھرتی کیے گئے ماسٹرز/مسٹریس کی عبوری گریڈیشن لسٹ میں مدعاعلیہ کو سیریل نمبر 114 پر رکھا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ 1973 سے سائنس سپروائزر کے عہدے پر کام کرنے کے باوجود، جواب دہندہ سائنس ماسٹرز کے کیڈر میں جاری ہے اور اسے سائنس ماسٹرز کو ادا کی جانے والی تنخواہ ادا کی گئی ہے۔

مدعاعلیہ کی جانب سے یہ عرض کیا گیا ہے کہ سائنس سپروائزر کے عہدے پر تقرری کے مقصد کے لئے انٹرویو کے ذریعے ایک انتخاب کیا گیا تھا اور انٹرویو کے لئے حاضر ہونے والے متعدد افراد میں سے مدعاعلیہ کا انتخاب کیا گیا تھا اور لہذا، مدعاعلیہ کو 29 نومبر 1973 کے حکم کے تحت سائنس سپروائزر کے نوتشکیل شدہ عہدے پر نمایاں طور پر مقرر کیا جانا چاہئے۔ درخواست گزاروں کی جانب سے اس بات پر اختلاف کیا گیا ہے کہ سائنس سپروائزر کے عہدے پر تقرری کے مقصد کے لئے کوئی انتخاب کیا گیا تھا۔ یہ عرض کیا گیا ہے کہ چونکہ سائنس سپروائزر کے نئے بنائے گئے عہدے کے لئے تنخواہ 500-200 روپے تھی اور یہ سائنس ماسٹر کے 500-220 روپے کے پے اسکیل سے کم تھی، سائنس ماسٹرز میں سے کوئی بھی، جو جواب دہندہ سے سینئر تھا ،سائنس سپروائزر اور مدعاعلیہ کے عہدے میں شامل ہونے میں دلچسپی نہیں رکھتا تھا۔ جو سائنس ماسٹر کے طور پر بہت جونیئر تھا، لہذا، مقرر کیا گیا تھا۔ چونکہ سائنس سپروائزر کے عہدے پر مدعاعلیہ کی تقرری اس کی اپنی تنخواہ پر تبادلے کے ذریعے کی گئی تھی اس سے پتہ چلتا ہے کہ سائنس سپروائزر کا عہدہ جس پر جواب دہندہ کو مقرر کیا گیا تھا وہ سائنس ماسٹر کے عہدے سے اونچا نہیں تھا بلکہ ایک مساوی عہدہ تھا۔ لہٰذا مذکورہ عہدے پر تقرری کے لئے کوئی انتخاب کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس سلسلے میں مدعاعلیہ کا معاملہ اس حقیقت سے منفی ہے کہ 29 نومبر 1973 کے حکم کے ذریعہ سائنس سپروائزر کے طور پر ان کی تقرری کے بعد بھی مدعاعلیہ کو سائنس ماسٹر کے کیڈر میں رکھا گیا اور 31 جولائی 1975 سے 6 اکتوبر کے حکم کے ذریعہ مذکورہ عہدے پر اس کی تصدیق کی گئی۔ 1976ء اور یکم جنوری 1986ء کو ماسٹرز کی درجہ بندی کی فہرست میں ان کا نام دکھایا گیا

ہے،لہٰذا یہ خیال کیا جائے کہ سائنس سپروائزر کے طور پر کام کرتے ہوئے جواب دہندہ بنیادی طور پر سائنس ماسٹر کے عہدے پر فائز ہے اور وہ سائنس ماسٹر سے زیادہ تنخواہ کا دعویٰ نہیں کرسکتا جو اسے ادا کی جارہی ہے۔

مذکورہ بالا وجوہات کی بناء پر ہم ٹریبونل کے فیصلے کو برقرار رکھنے سے قاصر ہیں۔لہٰذا اپیل منظور کی جاتی ہے،ٹریبونل کا 17 اگست 1994 کا فیصلہ کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور مدعا علیہ کی جانب سے دائر اُو۔اے نمبر 490/سی ایچ/ 1987 کو خارج کر دیا جاتا ہے۔لیکن ان حالات میں اخراجات کے بارے میں کوئی حکم نہیں ہے۔

وی ایس ایس

اپیل منظور کی جاتی ہے۔

Meraj U Din Sofi
2024.07.16 11:33
I am the author of this document